بارہ دن کی کوشش، ہفتہ وار بھرتی میلہ، مقامی نوجوان

(مقامی اخبار کے نمائندے)

ہفتہ وار بھرتی میلہ جو اب پانچ دن کے بجائے 20 جنوری منعقد ہوگا۔ 5 جون کو شروع ہونے والے اس میلے میں مختلف نجی کمپنیاں 4 جون تک اپنے اسٹال لگا سکیں گی۔ منتظمین کے مطابق اس بار 1 سو سے زائد نوجوان شرکت کریں گے جو گزشتہ ہفتے کے میلے میں 4 کے مقابلے میں 6 انٹرویو تک پہنچے۔ ڈپٹی کمشنر عارفہ نواز خان نے میلے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں بے روزگار نوجوانوں کی تعداد 3 ہزار سے بڑھ کر 4 ہزار 2 سو ہو گئی ہے۔ ان کے مطابق میلے کا مقصد صرف نوکری دینا نہیں بلکہ نوجوانوں کو یہ بتانا ہے کہ مقامی سطح پر کام کے مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر اسٹال پر رجسٹریشن کا عمل آسان رکھا جائے تاکہ دیہی نوجوان بھی شرکت کر سکیں۔

ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ میلے میں آنے والے نوجوانوں کے لیے مفت بس سروس چلائی جائے گی جو تحصیل ہیڈ کوارٹرز سے روانہ ہوگی۔ ان کے مطابق پہلے دن 1 ہزار 8 سو نوجوان رجسٹریشن کروا چکے ہیں جو پچھلے سال کے اسی دن سے 12 فیصد زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ رفتار برقرار رہی تو ہدف 2 ہزار تک پہنچ جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر کے مطابق ضلع کے 9 میں سے 6 تحصیلوں سے نوجوان بس کے ذریعے پہنچیں گے۔ ان کے ساتھ اسسٹنٹ کمشنر صدر اور ایک خاتون افسر بھی موجود تھیں۔

ڈپٹی کمشنر کے مطابق میلے میں آنے والے نوجوانوں کے لیے مفت میڈیکل چیک اپ کا کیمپ بھی لگایا جائے گا تاکہ انہیں فوری طور پر معلوم ہو کہ کون سی نوکری کے لیے وہ جسمانی طور پر موزوں ہیں۔ ان کے مطابق کئی نوجوان صرف میڈیکل نہ ہونے کی وجہ سے انٹرویو تک نہیں پہنچ پاتے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے میلے میں 105 نوجوان میڈیکل کی وجہ سے باہر ہو گئے تھے جو کل تعداد کا 5 فیصد بنتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کے مطابق اس بار ہر اسٹال پر ایک میڈیکل اسسٹنٹ کا ہونا لازمی ہوگا۔

میلے میں 4 قومی بینکوں کے اسٹال بھی لگیں گے جو چھوٹے کاروبار کے لیے قرضوں کی درخواست موقع پر جمع کریں گے۔ ان کے مطابق بینکوں کو ہدف دیا گیا ہے کہ وہ 300 نوجوانوں کو موقع پر درخواست فارم دیں گے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اگر بینک اس ہدف کو پورا کرتے ہیں تو ضلع انتظامیہ ان کے لیے اگلے مہینے ایک الگ میلہ لگانے پر غور کرے گی۔ ان کے مطابق یہ میلہ صرف نوکری کا میلہ نہیں بلکہ نوجوانوں کو بینکاری نظام سے جوڑنے کا ذریعہ بھی ہے۔

میلے کے منتظم ڈاکٹر سلمان رضا کے مطابق رجسٹریشن کا عمل 15 مئی سے شروع ہوگا اور 31 مئی تک جاری رہے گا۔ ان کے مطابق ہر نوجوان زیادہ سے زیادہ 3 اسٹالوں پر اپنا بایو ڈیٹا جمع کرا سکے گا تاکہ ایک ہی نوجوان کو بار بار انٹرویو کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ڈاکٹر سلمان رضا نے کہا کہ پچھلے میلے میں 38 فیصد نوجوان دوبارہ آئے تھے جو اس بار کم کر کے 22 فیصد کرنا ہدف ہے۔ ان کے مطابق یہ اعداد بتاتے ہیں کہ نوجوان اب منظم طریقے سے روزگار ڈھونڈ رہے ہیں۔

(مقامی اخبار کے نمائندے)

ضلع ہیڈکوارٹر کے ریلوے اسٹیشن پر پیر کی صبح ایک نئی مسافر بس سروس کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ پہلی بس 6 بجے روانہ ہوئی اور 42 مسافروں کو لے کر تحصیل کوٹ سلیم کے قصبوں تک گئی۔ ریلوے اسٹیشن کے باہر ٹکٹ گھر کے سامنے بس کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے سبز جھنڈی لہرا کر بس کو روانہ کیا۔ ٹکٹ کا کرایہ 60 روپے رکھا گیا ہے جو پرانی بسوں سے 10 روپے کم ہے۔ پہلے ہی دن ٹکٹ گھر پر 18 مسافر قطار میں کھڑے تھے۔

ڈپٹی کمشنر نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کے دیہی علاقے برسوں سے ریلوے سے کٹے ہوئے تھے اور مسافر نجی ویگنوں پر انحصار کرتے تھے جو زیادہ کرایہ لیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ بس کامیاب رہی تو اگلے مہینے دوسری بس بھی چلائی جائے گی۔ ان کے مطابق ضلع میں 7 ریلوے پھاٹک ہیں جن پر اب چوکیدار تعینات کیے جائیں گے تاکہ حادثات کا خدشہ کم ہو۔ انہوں نے ریلوے حکام سے درخواست کی کہ پرانے پلیٹ فارم کی مرمت جلد کرائی جائے۔

ریلوے کے ڈویژنل افسر مسٹر نوید اختر بھٹی نے بتایا کہ بس کا کرایہ ریلوے کے ریٹ کے مطابق طے کیا گیا ہے تاکہ مسافر اسے ریل کا متبادل سمجھیں۔ ان کے مطابق ٹکٹ ریلوے کے ٹکٹ گھر سے ہی جاری ہوگا اور مسافر ٹرین کے ٹکٹ پر بس میں سفر کر سکیں گے۔ ڈرائیور محمد یونس نے کہا کہ سڑک اچھی ہے اور بس 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گی۔ ان کے ساتھ کنڈیکٹر عمران شاہ بھی ڈیوٹی پر تھے جو ٹکٹ کاٹ رہے تھے۔

مقامی مسافروں نے اس سروس کا خیر مقدم کیا۔ ریٹائرڈ اسکول ٹیچر مسز نگہت آرا نے کہا کہ وہ ہر ماہ دوا لینے شہر جاتی ہیں اور ویگن کا کرایہ ان کی پنشن کا بڑا حصہ کھا جاتا ہے۔ ایک طالب علم عمیر احمد نے کہا کہ کالج جانے والے لڑکے اب اس بس سے سفر کریں گے۔ ٹکٹ گھر کے باہر کھڑے ایک بزرگ مسافر نے کہا کہ اگر بس وقت پر آئی تو وہ اپنا تانگہ بیچ دیں گے۔ ریلوے حکام کے مطابق پہلے ہفتے میں مسافروں کی تعداد دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا کہ بس کا روٹ بڑھایا جائے یا نہیں۔

ضلع کے صدر میں واقع ریلوے کالونی کے مکینوں نے پیر کی صبح ریلوے پھاٹک نمبر 14 کے سامنے احتجاجی دھرنا دیا اور ریل کی آمد و رفت تقریباً ڈھائی گھنٹے بند رہی۔ مظاہرین کے ہاتھ میں بینر تھے جن پر لکھا تھا کہ پھاٹک پر چوکیدار تعینات کیا جائے اور رات کو بند کرنے کا وقت مقرر کیا جائے۔ دھرنے کی قیادت کالونی کے رہائشی محمد یونس ڈھلوں کر رہے تھے جو ریلوے کے ریٹائرڈ ملازم ہیں۔ ان کے ساتھ خواتین اور بچے بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ پچھلے ایک سال میں اس پھاٹک پر 9 حادثات ہو چکے ہیں جن میں دو افراد زخمی ہوئے۔

ریلوے پولیس کے ایس ایچ او نعمان اکرم چیمہ نے موقع پر پہنچ کر مظاہرین سے مذاکرات کیے اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ پھاٹک پر عارضی طور پر چوکیدار تعینات کیا جائے گا اور رات کے اوقات میں پھاٹک بند کرنے کا وقت مقرر کیا جائے گا۔ ایس ایچ او کے مطابق یہ یقین دہانی ریلوے حکام کو باقاعدہ تحریری شکل میں دی گئی ہے اور اس پر ڈویژنل سیکشن انجینئر کے دستخط ہیں۔ دھرنا شام 4 بجے ختم ہوا اور ریل گاڑیاں دوبارہ چلنے لگیں۔ مظاہرین نے کہا کہ اگر وعدے پر عمل نہ ہوا تو وہ پھر سڑک بند کریں گے۔

ڈویژنل سیکشن انجینئر (ریلوے) کے دفتر سے جاری ہونے والے مراسلے کے مطابق پھاٹک پر ایک چوکیدار کی تعیناتی کا عمل 15 جون تک مکمل کر لیا جائے گا۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ رات کے اوقات میں پھاٹک بند کرنے کا وقت مقامی انتظامیہ کے مشورے سے طے کیا جائے گا۔ ریلوے حکام کے مطابق اس روٹ پر روزانہ 18 مسافر ٹرینیں گزرتی ہیں اور مال گاڑی کے علاوہ ہفتے میں 3 بار کوئلے کی ٹرین بھی گزرتی ہے جس کی رفتار 25 کلومیٹر فی گھنٹہ رکھی گئی ہے۔

مقامی رہائشی ڈاکٹر نگہت سلطانہ نے کہا کہ ان کے گھر سے ہسپتال کا فاصلہ 2 کلومیٹر ہے مگر پھاٹک بند ہو تو مریض کو گاڑی گھما کر 14 کلومیٹر کا چکر لگانا پڑتا ہے۔ ایک طالب علم عمیر احمد نے کہا کہ کالج جانے والے لڑکے اب اس بس سے سفر کریں گے۔ ٹکٹ گھر کے باہر کھڑے ایک بزرگ مسافر نے کہا کہ اگر بس وقت پر آئی تو وہ اپنا تانگہ بیچ دیں گے۔ ریلوے حکام کے مطابق پہلے ہفتے میں مسافروں کی تعداد دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا کہ بس کا روٹ بڑھایا جائے یا نہیں۔

ضلع کے صدر میں واقع ریلوے کالونی کے مکینوں نے پیر کی صبح ریلوے پھاٹک نمبر 14 کے سامنے احتجاجی دھرنا دیا اور ریل کی آمد و رفت تقریباً ڈھائی گھنٹے بند رہی۔ مظاہرین کے ہاتھ میں بینر تھے جن پر لکھا تھا کہ پھاٹک پر چوکیدار تعینات کیا جائے اور رات کو بند کرنے کا وقت مقرر کیا جائے۔ دھرنے کی قیادت کالونی کے رہائشی محمد یونس ڈھلوں کر رہے تھے جو ریلوے کے ریٹائرڈ ملازم ہیں۔ ان کے ساتھ خواتین اور بچے بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ پچھلے ایک سال میں اس پھاٹک پر 9 حادثات ہو چکے ہیں جن میں دو افراد زخمی ہوئے۔

ریلوے پولیس کے ایس ایچ او نعمان اکرم چیمہ نے موقع پر پہنچ کر مظاہرین سے مذاکرات کیے اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ پھاٹک پر عارضی طور پر چوکیدار تعینات کیا جائے گا اور رات کے اوقات میں پھاٹک بند کرنے کا وقت مقامی انتظامیہ کے مشورے سے طے